4 اسلامی بینکاری

اسلامی بینکاری کی اثاثہ جاتی بنیاد میں نمو پاکستان میں بینکاری شعبے کی نمو سے تجاوز کر چکی ہے کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری کا حصہ بڑھ کر 9 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ صنعت کے رجحان کے برعکس مالکاری سرگرمیوں کے لیے فنڈز کا بہاؤ سرمایہ کاریوں سے تجاوز کر گیا۔ مالکاری وسیع البنیاد تھی جس میں بڑا حصہ اجارہ و تقلیل مشارکہ کے تحت طویل مدتی سرمایہ کاری کا تھا جبکہ مشارکہ مالکاری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں معمولی بہتری دیکھی گئی اگرچہ غیر فعال مالکاری میں کچھ اضافہ ہوا تھا۔ تموین کے بلند چارج اور رسائی میں توسیع کے باعث بڑھتے ہوئے عملی اخراجات کی وجہ سے آمدنی کی کارکردگی معتدل رہی۔ کفایت سرمایہ معمولی بہتری کے ساتھ مستحکم رہی۔

اسلامی بینکاری کو عالمی سطح پر اہمیت حاصل ہوتی رہی---

اسلامی بینکاری گذشتہ دہائی میں اسلامی مالکاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہے اور اسے نظمی اہمیت حاصل ہونا شروع ہوگئی ہے۔ اسلامی بینکاری میں 2007ء تا 2012ء کے دوران 19.1 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو ہوئی جس سے اس کے اثاثے بڑھ کر لگ بھگ 12.8 کھرب روپے تک پہنچ گئے۔[39]

شکل 4.1: اسلامی بینکاری کا حصہ اور نیٹ ورک

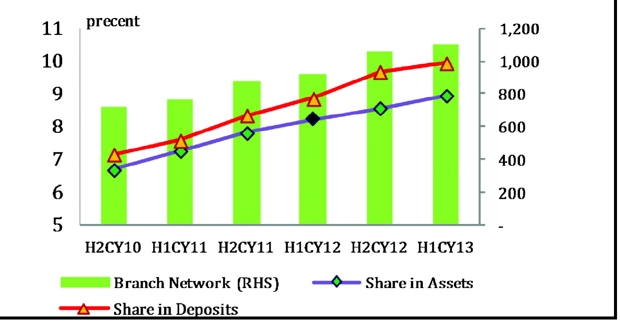

جدول 4.1: اسلامی بینکاری میں نمو					
ارب روپے					
	دسمبر11ء	جون12ء	دسمبر12ء	جون13ء	تمام بینک
مجموعی اثاثے	641	711	837	903	10,090
سرمایہ کاریاں (خالص)	274	346	394	439	4,253
مالکاری (خالص)	200	197	231	261	3,727
امانتیں	521	603	771	771	7,756
فیصد تبدیلی					
مجموعی اثاثے	14.4	10.9	17.7	7.9	3.4
سرمایہ کاریاں (خالص)	18.6	26.0	14.1	11.3	6.1
مالکاری (خالص)	6.2	(1.7)	17.5	12.8	(0.9)
امانتیں	15.2	15.6	27.9	9.1	6.2

پاکستان میں اسلامی بینکاری کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے---

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں اسلامی بینکاری کے حجم اور سرایت میں توسیع جاری رہی (**شکل 4.1**)۔ اثاثوں میں 7.9 فیصد اضافے کے ساتھ اسلامی بینکاری کا حصہ 40 بی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 9 فیصد ہوگیا۔ اگرچہ مالکاری و سرمایہ کاری دونوں سرگرمیوں کا اس نمو میں حصہ ہے تاہم مالکاری میں دو ہندسی اضافہ ہوا جو مسلسل دوسری ششماہی کے دوران سرمایہ کاری سرگرمیوں سے زائد رہا ہے۔ سرمایہ کاری کی سرگرمیاں بڑی حد تک حکومتی اجارہ صکوک میں سرمایہ کاریوں تک محدود رہیں۔ اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) کی عملی کارکردگی میں تموین کے بلند چارج اور بڑھتے ہوئے اخراجات کے سبب کسی حد تک بگاڑ دیکھا گیا (**جدول 4.1**)۔

مطلوبہ فنڈنگ کے لیے امانتیں رقوم فراہم کرتی رہیں---

امانتیں اسلامی بینکاری اداروں کی فنڈنگ کا اہم ذریعہ ہیں۔ اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے ان میں توسیع کی کوششیں اور اپنے موجودہ برانچ نیٹ ورک کا استعمال امانتوں کی بنیاد میں پائیدار اضافے کے پس پردہ اہم قوت ثابت ہوا ہے۔ 2013ء کی

39 آئی ایف ایس بی: اسلامی مالی صنعت کے استحکام کی رپورٹ 2014ء

پہلی ششماہی میں اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں کی بنیاد میں 9.1 فیصد اضافہ ہوا، جس سے اسلامی بینکاری اثاثوں میں توسیع کی مالکاری کی گئی (**شکل 4.2**)۔ مضاربہ کے آمیزے (بچت و میعادی) اور قرض (جاری) امانتوں میں ماضی کے رجحان کے مطابق بالترتیب 69 فیصد اور 26 فیصد اضافہ ہوا جو کہ اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی کاروبار سے ہم آہنگ ہے۔

شکل 4.2: صارفی امانتیں

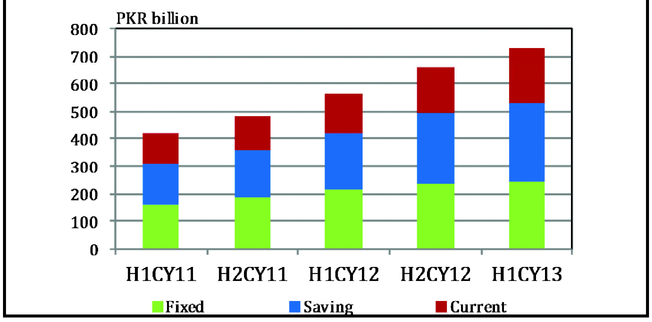

مالکاری بڑھتی رہی اور اضافہ وسیع البنیاد تھا---

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مالکاری میں 12.8 فیصد نمو ہوئی جو سرمایہ کاری میں 11.3 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ پچھلے 5 برسوں میں مالکاری کا حصہ کم رہا ہے[40] لیکن 123 بی پی ایس اضافے کے ساتھ یہ بڑھ کر 29 فیصد تک پہنچ گیا۔ نجی شعبہ فنڈز کا سب سے بڑا استعمال کنندہ رہا جس میں اضافی فنڈز قرض گیر کے زیادہ متنوع زمروں کو فراہم کیے گئے (**شکل 4.3**) جبکہ سرکاری شعبے کا مالکاری میں حصہ 11 فیصد تھا جس میں 59 فیصد اضافہ دیکھا گیا، جس کا اہم سبب اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے مالکاری تھی۔

شکل 4.3: نجی شعبے کے قرض گیروں کی تعداد بڑھتی رہی (ہزاروں میں)

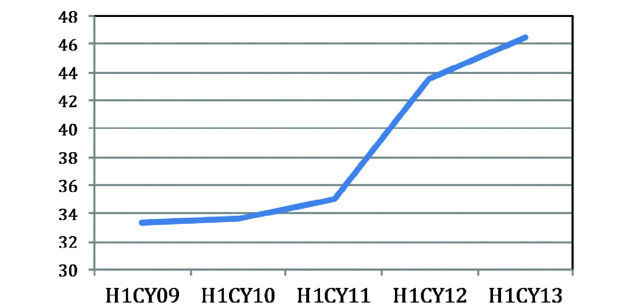

2013ء کی پہلی ششماہی میں کارپوریٹ شعبے نے بیشتر قرضے طویل مدتی سرمایہ کاری اور تجارتی ضروریات کے لیے حاصل کیے۔ اسلامی طریقوں کے لحاظ سے زیر جائزہ مدت میں کچھ حوصلہ افزا رجحانات دیکھنے میں آئے۔ مشارکہ مالکاری (شراکتی طریقے پر مبنی) 100 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 4.4 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ اجارہ و تقلیل مشارکہ کے تحت خاصی مالکاری کا رخ معین تشکیل سرمایہ کی سمت تھا۔ بینکوں نے مرابحہ مالکاری کے تحت اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے بھی قرضے دیے (**جدول 4.2**)۔ دوران ششماہی ٹیکسٹائلز، کیمیکلز اور توانائی کی پیداوار و ترسیل کے شعبوں نے نئی مالکاری حاصل کی۔

جدول 4.2: مالکاری کے اسلامی طریقے

ارب روپے

	ش1، 2012ء	ش2، 2012ء	ش1، 2013ء	نمو (فیصد)
مرابحہ	75.1	85.4	97.6	14.3
سلم	7.4	7.3	13.4	82.8
استصناع	10.8	17.7	15.1	(14.9)
مشارکہ	2.4	1.9	4.0	108.6
کار اجارہ	9.4	10.9	10.1	(7.7)
پلانٹ و مشینری اجارہ	6.4	4.8	4.9	2.6
ساز و سامان کا اجارہ	5.7	5.9	6.7	13.0
دیگر اجارہ	1.2	0.6	1.5	149.5
تقلیل مشارکہ	74.2	87.1	90.2	3.7
اسلامی برآمدی نو مالکاری	8.8	11.8	12.6	6.7
مضاربہ	0.2	0.6	0.5	(19.7)
دیگر اسلامی طریقے	6.7	10.9	18.6	70.9
کل	208.4	244.9	275.2	12.4

قرضوں کے بہاؤ میں بہتری کے باوجود، تجارت سے متعلق طریقوں کو اسلامی بینکاری میں بالادستی حاصل ہے۔ مرابحہ، تقلیل مشارکہ اور اجارہ کے تحت قرضوں کا مالکاری کے آمیزے میں حصہ 86 فیصد ہے (**شکل 4.4**)۔ مالکاری کے شراکتی طریقے کی حوصلہ افزائی کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے شراکت پر مبنی مالکاری کے طریقے دریافت کرکے اثاثوں پر مبنی حکمت عملی کی پالیسی پر دوبارہ توجہ مرکوز کریں۔ اسی لیے، ضابطہ کار شریعت سے ہم آہنگ فریم ورک میں بہتری لانے اور صنعت کی روایات کو ہم آہنگ کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک نے اے اے او آئی ایف آئی اور شرعی معیارات سے ہم آہنگ سہولتوں کی فراہمی کے لیے بعض ہدایات جاری کی ہیں۔[41]

40 2012ء میں مالکاری کا حصہ 2008ء کے 52 فیصد سے کم ہو کر 28 فیصد رہ گیا۔

41 آئی بی ڈی سرکلرز نمبر 1، 2 اور 3 برائے 2013ء۔ دیکھئے لنک: http://www.sbp.org.pk/ibd/2013/index.htm

صنعت کے رجحان کے مطابق اسلامی بینکاری اداروں کی صارفی مالکاری کے جزدان میں بتدریج اضافہ دیکھا گیا۔ اسلامی فنڈز کے اس دوسرے اہم ذریعے میں 10 فیصد نمو دیکھی گئی جس میں سے بیشتر قرضوں کی تقسیم کار مالکاری، کار اجارہ کے تحت رہن اور تقلیل مشارکہ تک محدود رہی۔ صارفی مالکاری کے دیگر اجزا معمولی تبدیلیوں کے ساتھ زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً منجمد رہے (جدول 4.3)۔ اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری کے جزدان میں ایس ایم ای اور زراعت کا حصہ 4 فیصد کی معمولی سطح پر ہے، اگرچہ ایس ایم ای کی و زرعی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے بعض ضوابطی اقدامات کیے گئے تھے۔

شکل 4.4: مالکاری کا آمیزہ فیصد میں

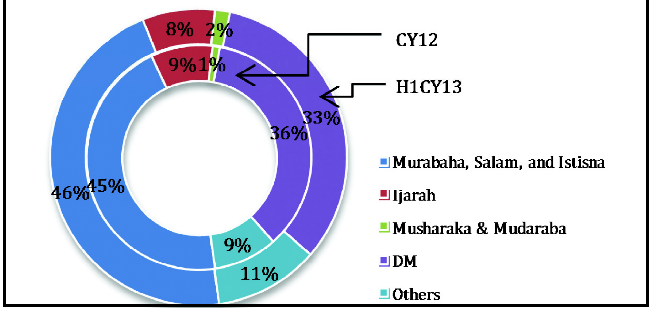

جبکہ سرمایہ کاریاں بڑی حد تک اجارہ صکوک تک محدود رہیں---

گزشتہ چند برسوں کے دوران حکومت کی جانب سے مالکاری کی بلند ضروریات کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کو قرضوں کا کمزور بہاؤ اور امانتوں میں بتدریج نمو نے اسلامی بینکاری اداروں کو پرکشش زرخوں پر دستیاب حکومتی اجارہ صکوک میں خاصی مقدار میں سرمایہ کاری کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یہ رجحان 2013ء کی پہلی ششماہی میں بھی جاری رہا کیونکہ اسلامی بینکاری اداروں نے اجارہ صکوک میں مزید 12.9 فیصد کا اضافہ کردیا جس سے ان کا حجم بڑھ کر 314.6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آگئی کیونکہ روایتی بینکاری کے مقابلے میں سیال اثاثے اور مجموعی اثاثوں اور سیال اثاثوں اور امانت کا تناسب بڑھ کر بالترتیب 47.2 فیصد اور 55.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم، اس وجہ سے مالکاری اور امانت کا تناسب 33.5 فیصد کی مایوس کن سطح پر رہا جبکہ روایتی بینکاری کا تناسب 47.5 فیصد رہا (شکل 4.5)۔

جدول 4.3: جزدار مالکاری

ملین روپے

	شش 1، 2012ء	شش 2، 2012ء	شش 1، 2013ء	نمو (فیصد)
کارپوریٹ شعبہ	146.5	179.0	192.9	7.8
معین سرمایہ کاری	63.7	76.9	82.1	6.7
جاری سرمایہ	71.6	89.4	88.8	(0.7)
تجارتی مالکاری	11.2	12.6	22.0	74.7
ایس ایم ایز	10.8	10.1	10.2	1.2
معین سرمایہ کاری	2.9	2.5	3.5	42.4
جاری سرمایہ	5.8	6.4	5.3	(16.2)
تجارتی مالکاری	2.1	1.2	1.3	8.0
زراعت	0.1	0.2	0.2	21.6
صارفی مالکاری	30.8	32.0	35.1	9.6
اجناسی مالکاری	15.3	17.8	29.7	66.5
دیگر	4.6	4.5	5.4	19.92
کل	208.2	243.7	273.6	12.3

سیالیت کا انتظام صنعت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے---

اگرچہ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک نے اسلامی بینکوں کو طویل مدتی سیالیت فراہم کی ہے تاہم شریعت سے ہم آہنگ اختراعی قلیل مدتی سیالیت کے انتظام کے آلات کو ترقی دینا ابھی تک ایک چیلنج ہے۔ بین البینک سیالیت کے تمسکات کی محدود فراہمی کی صورت میں اسلامی مالکاری کے طریقوں اور امانتوں کی ساخت کی داخلی خصوصیات کے باعث اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکوں کے مقابلے میں خطرۂ سیالیت کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہیں۔ اسٹیٹ بینک صنعت کے اشتراک سے ایسے ہی ایک تمسک کی تیاری پر کام کررہا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اثاثوں کو متنوع بناتے ہوئے فنڈ کے انتظام کے طریقوں اور واجبات کی ساخت کو متنوع بنائیں۔

شکل 4.5: سیالیت کے تناسبات

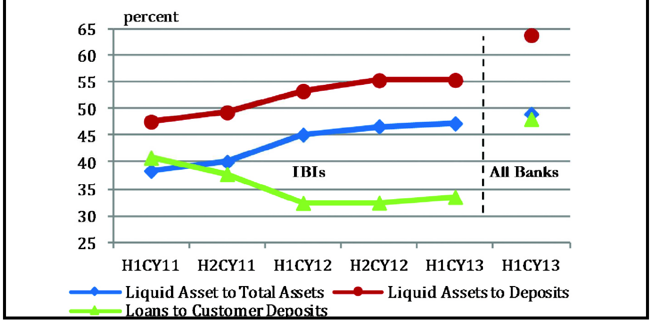

اثاثہ جاتی معیار میں معمولی بہتری دیکھی گئی---

قرضہ جزدان کے اثاثہ جاتی معیار میں زیر جائزہ مدت کے دوران بہتری کا عمل

جاری رہا اگرچہ غیر فعال فنڈز میں کچھ اضافہ دیکھا گیا۔ این پی ایفز اور مالکاری اور خالص این پی ایفز و خالص مالکاری میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی دیکھی گئی کیونکہ مالکاری میں نمو نے غیر فعال فنڈز کی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ تموین کی کوریج کا تناسب معمولی کمی کے ساتھ 66.1 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا۔ پرخطر سرمایہ (خالص این پی ایفز اور مجموعی سرمایہ) بڑھ کر 12.2 فیصد ہو گیا جس کا سبب سرمائے میں نمو کی سست رفتار ہے، اگرچہ یہ 19.4 فیصد کی صنعتی اوسط سے خاصا کم تھا (**جدول 4.4**)۔

جدول 4.4: اثاثہ جاتی معیار

	اسلامی بینکاری ادارے					تمام بینک
	شش 1، 11ء	شش 2، 11ء	شش 1، 12ء	شش 2، 12ء	شش 1، 13ء	شش 1، 13ء
این پی ایف و مالکاری	7.5	7.6	8.8	7.6	7.1	14.8
خالص این پی ایف و مالکاری	3.2	2.9	3.8	2.7	2.5	4.4
این پی ایف و تموین	60.0	63.0	59.5	66.5	66.1	73.2
خالص این پی ایف و سرمایہ	14.3	10.2	13.4	11.1	12.2	19.4
	اسلامی بینک			اسلامی بینکاری برانچیں		
	شش 1، 12ء	شش 2، 12ء	شش 1، 13ء	شش 1، 12ء	شش 2، 12ء	شش 1، 13ء
خالص این پی ایف و مالکاری	11.5	9.2	8.7	4.3	4.3	3.9
خالص این پی ایف و مالکاری	4.4	2.9	2.9	2.8	2.3	1.9
تموین اور این پی ایف	64.4	70.5	69.2	36.9	48.5	52.3
خالص این پی ایف و سرمایہ	14.6	12.3	14.5	11.0	9.0	8.0

اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی کسی قدر معتدل رہی---

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی نفع یابی میں عملی اخراجات میں مسلسل اضافے اور تموین کے اخراجات میں تیزی سے اضافے کے باعث بگاڑ دیکھا گیا۔ منافع قبل از ٹیکس 27 فیصد کی سال بسال کمی کے بعد 4.3 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس کے نتیجے میں اسلامی بینکاری اداروں کا منافع 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 0.8 فیصد رہ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 4.6**)۔

شکل 4.6: اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی و اخراجات

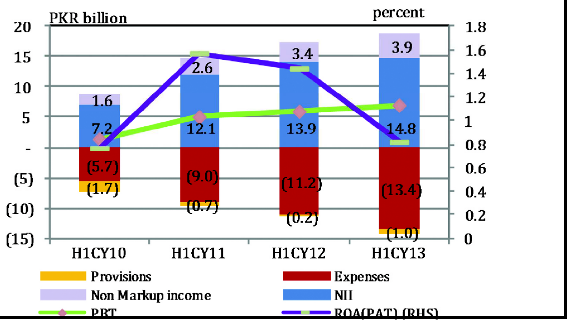

بلند غیر فعال قرضوں کی وجہ سے تموین کے چارج میں چار گنا تک اضافے کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران غیر مارک اپ اخراجات میں 20 فیصد تک اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح، عملی اخراجات اور آمدنی کا تناسب بڑھ کر 71.7 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ بڑھتے ہوئے انتظامی اخراجات سے اسلامی بینکاری اداروں کے مستعد آپریشنز کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں تاہم برانچ نیٹ ورک میں تیزی سے اضافہ اور متعلقہ وسائل اس اضافے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح ہم توقع کر سکتے ہیں کہ صنعت کی مستعدی کے تناسبات آئندہ چند برسوں تک بلند سطح پر رہ سکتے ہیں۔ تاہم، مالی جزدان کی متاثرہ حصے کے لیے تموین کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کو سنگین عملی مسائل کا سامنا ہے۔

شکل 4.7: ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسبات

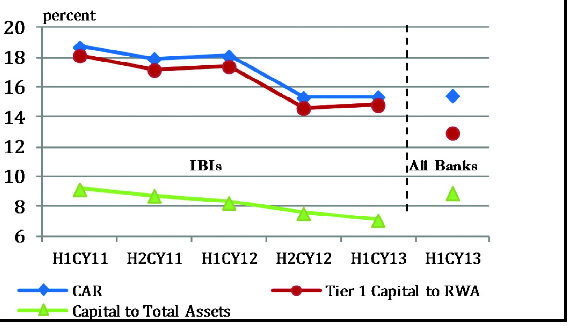

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکوں کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ[42] معمولی بہتری کے ساتھ لیکن کسی تبدیلی کے بغیر 15.4 فیصد کی سطح پر رہی (**شکل 4.7**)۔ اجزا کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل سرمائے کے ساتھ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2 فیصد اضافہ ہوا۔ سرمائے میں اضافہ بچت کردہ آمدنی اور سالانہ نتائج کے اعلان کے بعد ادا شدہ سرمایہ جمع ہونے کے باعث ممکن ہوا جبکہ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافے کی وجہ سے خطرۂ بازار بہ وزن اثاثے 50 فیصد تک بڑھ گئے۔ تمام اسلامی بینکوں نے اپنی شرح کفایت سرمایہ کو مطلوبہ سطح سے بلند رکھا اگرچہ بعض کو 9 ارب روپے کی کم از کم سرمائے کی شرط پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا تھا۔

42 جو صرف اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کو ظاہر کرتا ہے۔